امانتؔ لکھنوی

(1858—1815)

سید آغا حسن نام، امانتؔ تخلص تھا۔ وہ لکھنؤ میں پیدا ہوئے اور وہیں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ ان کے بزرگ، ایران سے ہندوستان آئے تھے۔ ان کے جدِ اعلیٰ سیّد علی رضوی، مشہد مقدس میں حضرت امام رضا کے روضے کے نگراں تھے۔ ایک مرض کے نتیجے میں امانتؔ لکھنوی کی زبان بند ہوگئی۔ انھوں نے زیارت کی غرض سے عراق کا سفر کیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دن امام حسینؑ کے روضے پر دعا مانگ رہے تھے کہ ان کی زبان، جو تقریباً دس برس سے بند تھی، خود بہ خود کھُل گئی، مگر لکنت باقی رہی۔

امانتؔ لکھنوی نے پندرہ برس کی عمر سے شعر گوئی کا آغاز کیا۔ ابتدا میں چند نوحے اور سلام کہے پھر غزل گوئی کی جانب متوجہ ہوئے۔ عراق کے سفر سے واپس آنے کے بعد مرثیہ گوئی کی طرف مائل ہوگئے۔ امانت کے بیٹے لطافتؔ نے ان کا کلام یکجا کر کے 'خزائن الفصاحت' کے تاریخی نام سے شائع کیا۔

امانتؔ لکھنوی نے استسقا کے مرض میں مبتلا ہو کر چوالیس برس کی عمر میں انتقال کیا۔ آغا باقر کے امام باڑے کے قریب مسافر خانے میں دفن کیے گئے۔

© NCERT not to be republished

اندر سبھا

فنِ موسیقی کی سرپرستی ہندوستان کے راجاؤں اور بادشاہوں کا معمول تھا۔ اودھ کے نوابوں نے بھی اس روایت کو قائم رکھا۔ اودھ کے آخری تاجدار واجد علی شاہ اپنے زمانے میں رقص و موسیقی کے سب سے بڑے سرپرست تھے۔ ان کے دور میں ڈراما لکھنے اور اسے شاہی محفلوں میں دکھانے کا رواج بہت مقبول ہوا۔ انھیں محفلوں سے متاثر ہو کر سیّد آغا حسن امانت لکھنوی نے 'اندر سبھا' کے نام سے ایک منظوم ڈراما لکھا۔

امانت کی 'اندر سبھا' پہلا عوامی ڈراما ہے جسے غیر معمولی شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ جہاں کہیں اسٹیج کیا جاتا تھا، تماشائی، دور دور سے بڑی تعداد میں اسے دیکھنے پہنچتے تھے۔ بہت سی پیشہ ور ناٹک منڈلیاں قائم ہو گئی تھیں جو دیہاتوں، قصبوں اور شہروں میں اجرت پر اندر سبھا کا کھیل دکھاتی تھیں۔

اندر سبھا کا کھیل بعض جزئیات میں قدیم ہندوستانی ناٹک سے، بعض میں قدیم یونانی ڈرامے سے اور بعض میں انگلستان کے عہدِ الزبتھ کے ڈرامے سے مشابہ ہے۔ قدیم ہندوستانی ڈرامے میں اسٹیج پر صرف پچھلا پردہ پڑا رہتا تھا۔ اندر سبھا میں بھی مقام کا تصوّر پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی۔ کسی کردار کا اپنا پارٹ ادا کر کے تماشائیوں سے ذرا الگ ہٹ جانا اور دوسرے کردار کا سامنے آ کر اپنا کام کرنا سین بدل جانے کے برابر تھا۔ جب اس طرح خیالی طور پر سین بدل جاتا تھا تو وہی جگہ جو ابھی کچھ تھی اب کچھ اور بن جاتی تھی۔ مثلاً وہی جگہ جو ابھی اندر کی سبھا تھی اب سبز پری کا باغ بن گئی۔

اس منظوم ڈرامے میں کل آٹھ کردار ہیں۔ یوں تو ہر کردار دلچسپ ہے لیکن راجہ اندر

اورسبز پری کے کرداروں کومرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یہی وہ کردار ہیں جن کے سبب ڈرامے میں تشویش،حرکت،کشمکش اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔

[تلخیص مقدمہ: سید مسعود حسن رضوی ادیب]

امانت کی اندرسبھا اردو میں آپیرا (Opera) کا اولین نمونہ ہے۔ اسے ہم منظوم ڈراما بھی کہہ سکتے ہیں جسے رقص وموسیقی کی مدد سے اسٹیج پر پیش کیا جاتا ہے۔ اردو میں اسٹیج ڈرامے کی روایت کے باقاعدہ آغاز سے پہلے اندرسبھا کی مقبولیت نے ایک پس منظر تیار کر دیا تھا۔ اندرسبھا کی روایت سے بعد کے ڈراما نگاروں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ اردو میں آپیرا کی روایت بتدریج ترقی کرتی رہی، نئے پرانے بہت سے شاعروں نے آپیرا یا غنایئے لکھے جن میں تمثیلوں اور تاریخی واقعات پر مبنی کھیل بھی اسٹیج کیے جاتے رہے ہیں۔

© NCERT not to be republished

آمد راجا اندر کی بیچ سبھا کے

سبھا میں دوستو اندر کی آمد آمد ہے پری جمالوں کے افسر کی آمد آمد ہے
خوشی ہے چہچہے لازم ہیں صورتِ بلبل اب اس چمن میں گلِ تر کی آمد آمد ہے
فروغِ حسن سے آنکھوں کو اب کرو روشن زمیں پہ مہرِ منور کی آمد آمد ہے
زمیں پہ آئیں گی راجہ کے ساتھ اب پریاں ستاروں کی، مہ انور کی آمد آمد ہے
غضب کا گانا ہے اور ناچ ہے قیامت کا بہار فتنۂ محشر کی آمد آمد ہے
بیان راجہ کی آمد کا کیا کروں استادؔ جگر کی جان کی دلبر کی آمد آمد ہے

چوبولا* اپنے حسبِ حال زبانی

راجہ ہوں میں قوم کا اور اندر میرا نام بن پریوں کی دید کے نہیں مجھے آرام
سنو رے میرے دیو رے دل کو نہیں قرار جلدی میرے واسطے سبھا کرو تیار

آمد پکھراج پری کی بیچ سبھا کے

محفلِ راجہ میں پکھراج پری آتی ہے سارے معشوقوں کی سرتاج پری آتی ہے
اس کا سایہ نہ کبھی خواب میں دیکھا ہوگا آدمی زادوں میں وہ آج پری آتی ہے

شعر خوانی اپنے حسبِ حال زبانی پکھراج پری کی

گاتی ہوں میں اور ناچ سدا کام ہے میرا آفاق میں پکھراج پری نام ہے میرا
استاد کو دیتی ہوں دعائیں دل و جاں سے یہ کام جہاں میں سحر و شام ہے میرا

---

*چوبولا: چار مصرعوں کا گیت

© NCERT not to be republished

غزل بسنت کی زبانی پکھراج پری کی فصل بہار میں

ہیں جلوۂ تن سے در و دیوار بسنتی پوشاک جو پہنے ہے مرا یار بسنتی
کیا فصل بہاری نے شگوفے ہیں کھلائے معشوق ہیں پھرتے سرِ بازار بسنتی
گیندا ہے کھِلا باغ میں میدان میں سرسوں صحرا وہ بسنتی ہے یہ گلزار بسنتی

درخواست نیلم پری کی زبانی راجا اندر کی

خوب رجھایا ناچ کے گاکے پاس مرے اب بیٹھ تو آکے
خوش ہوئی تجھ سے ساری محفل اب ہے نیلم پری کی باری

لاؤ نیلم پری کو

شعرخوانی حسبِ حال اپنے زبانی نیلم پری کی

حوروں کے ہوش اڑتے ہیں اڑنے کی شان پر نیلم پری ہے نام مرا آسمان پر
اللہ کے کرم سے زمانے میں ہے عروج جُھکتا ہے سر فلک کا مرے آستان پر

چھند زبانی نیلم پری کی بیچ سبھا کے

میں چیری سرکار کی اور تم راجوں کے راج گانا مجھ معشوق کا سنو غور سے آج
سنو غور سے آج مرا راجا جی گانا ناچ کی چھل بل دیکھ کر دیکھو بتلانا

چھند زبانی نیلم پری کی بیچ سبھا کے

آئی ہوں میں دور سے چیزیں کرکے یاد مجرا میرا دیکھ کر کرو مرا دل شاد
کرو مرا دل شاد کہ میں جی کھول کے گاؤں گاکے ناچ کے آج ہنر اپنا دکھلاؤں

فقرے لال پری کی درخواست میں زبانی راجا اندر کی

دکھا چکی تو کرتب سارے پہلو میں اب بیٹھ ہمارے
کیا سبھا میں تونے نام اب ہے لال پری کا کام

لاؤ لال پری کو

آمد لال پری کی بیچ سبھا کے

سبھا میں لال پری کی سواری آتی ہے جمانے رنگ اب اندر کی پیاری آتی ہے
شفق میں آئے گا جھُرمٹ نظر ستاروں کا پہن کے سرخ وہ پوشاک پیاری آتی ہے

شعر خوانی زبانی لال پری کی بیچ سبھا کے

انساں کا کام حُسن پہ میرے تمام ہے جوڑا ہے سُرخ، لال پری میرا نام ہے
یاقوت زرخرید ہے سرکار کا مری نوکر عقیق لعلِ بدخشاں غلام ہے

چھند زبانی لال پری کی بیچ سبھا کے

بیٹھی تھی میں قاف جو جوڑا پہنے لال یہاں بلا کر آپ نے بڑھوایا اقبال
بڑھا دیا اقبال کہ یاں مجھ کو بلوایا سماں سبھا کا آج بہت دن بعد دکھایا

غزل ساون زبانی لال پری کی ساون کی فصل میں

دل کو مرغوب ہے جو ٹھنڈی ہوا ساون کی مانگتی ہوں میں سدا حق سے دعا ساون کی
یاد آتا ہے وہ سبزہ وہ گھٹا ساون کی شکل دکھلائے کہیں جلد خدا ساون کی

© NCERT not to be republished

آمد سبز پری کی بیچ سبھا کے

آتی نئے انداز سے اب سبز پری ہے
لب سرخ ہیں پر سبز ہیں پوشاک ہری ہے
فیروزہ اسے دیکھ کے کھا جاتا ہے ہیرا
چہرے میں زمرّد سے سوا جلوہ گری ہے
جن اُس سے خجالت کے سبب اُڑ نہیں سکتے
پریوں کو سدا شرم سے بے بال و پری ہے
زیور کی ہے کیا شان چھریرے سے بدن پر
اک شاخ ہے نازک کہ شگوفوں سے بھری ہے

چوبولا زبانی سبز پری کی

راجا جی تو سوگئے دیا نہ کچھ انعام
جاتی ہوں میں باغ میں یہاں مرا کیا کام
سن رے کالے دیو رے تو مری ایک بات
آتی تھی راجا کے گھر میں جو آج کی رات
شہزادہ اک بام پر سوتا تھا نادان
جوبن اس کے دیکھ کر نکلی میری جان
دل میرا لگتا نہیں محفل کے درمیان
قالب میرا ہے یہاں وہاں ہے میری جان
اس کو گر تؤ لا اُٹھا جلدی جا کر یار
لونڈی میں ہوجاؤں گی تری بے تکرار

جواب کالے دیو کا طرف سبز پری کے

گھر میں راجا کے ہے تو پریوں کی سردار
تجھ سے کرسکتا نہیں ہرگز میں انکار
تیری خاطر ہے مجھے سب سے یہاں سوا
پتا بتا معشوق کا لاؤں ابھی اٹھا

جاگنا شہزادہ کا نیند سے اور کہنا گھبرا کر

کوٹھا میرا کیا ہوا چھوٹا کدھر مکاں
سویا تھا میں کس جگہ آیا ہائے کہاں
نہ وہ میرے لوگ ہیں نہ وہ میری جا
خواب یہ میں ہوں دیکھتا جاگ رہا ہوں یا

© NCERT not to be republished

کہنا سبز پری کا شہزادے کا ہاتھ تھام کے

دیکھو تم میری طرف گھر کا مت لو نام　　لونڈی مجھ کو جان کر کرو یہاں آرام
جو ہونا تھا سو ہوا جانے دو بس خیر　　چلو پھرو کھاؤ پیو کرو باغ کی سیر
بتلاؤ اب حسب نسب اور تم اپنا نام　　رہتے ہو کس کام میں ہوگا کہاں قیام

جواب شہزادہ گلفام کا

محلوں میں رہتا ہوں میں عیش ہے میرا کام　　شہزادہ ہوں ہند کا نام مرا گلفام

چغلی کھانا لال دیو کا راجا اندر سے مثنوی میں

مہاراج کو حق رکھے شاد کام　　نئی عرض ہے آج کرتا غلام
میں کھاتا تھا اس دم چمن کی ہوا　　حقیقت وہ دیکھی کہ ہوش اڑ گیا
شجر ہے پرانا جو شمشاد کا　　گزر واں ہے اک آدمی زاد کا
نہیں کرتی اصلا مری عقل کام　　وہ انسان ہے یا کہ ماہِ تمام
اُسے کون لایا یہاں اپنے ساتھ　　اسی فکر میں کب سے مَلتا ہوں ہاتھ

پوچھنا راجا اندر کا لال دیو سے غضب ناک ہوکر

ارے دیو تو ہے یہ کیا بک رہا　　مرے باغ میں کام انساں کا کیا
ہوا کس طرح یاں بشر کا گذر　　پرندوں کے دہشت سے جلتے ہیں پر
قدم رکھ سکے جن کی کیا جان ہے　　فرشتوں کی یاں عقل حیران ہے
کسی دیو سے آشنائی نہ ہو　　پری کوئی ساتھ اپنے لائی نہ ہو
اسے کھینچ لا پاس میرے شتاب　　کہ غصّے سے ہے حال میرا خراب

© NCERT not to be republished

لانا لال دیو کا گلفام کو کھینچ کر روبرو راجا اندر کے اور عرض کرنا

حضوری میں حاضر ہے یہ شعلہ خو　　مہاراج صاحب نگہ روبرو
بجا آپ کا حکم لایا غلام　　چمن میں پہنچ کر کیا اپنا کام

پوچھنا راجا اندر کا گلفام سے سبب داخل ہونے کا پرستان میں

ارے کون ہے تو ترا کیا ہے نام　　سبھا تونے کی میری برہم تمام
تجھے لایا یاں کون اے بدصفات　　بیاں مجھ سے کر جلد یہ واردات

عرض کرنا گلفام کا راجا اندر سے عالمِ ہراس میں ہاتھ جوڑ کر

کہوں کیا فلک کا ستایا ہوں میں　　یہاں کھیل کر جی پہ آیا ہوں میں

کہنا راجا اندر کا لال دیو سے واسطے قید گلفام کے اور نکلوانا سبز پری کو اکھاڑے سے پرنوچ کر

ارے دیو کر قصد بیداد کا　　پکڑ ہاتھ اس آدمی زاد کا
کنواں وہ جو ہے قاف میں پُرخطر　　ابھی اس میں جاکر اسے قید کر
پری سبز جو ہے یہ آگے کھڑی　　خطا کی ہے اس بیسوا نے بڑی
سو تو نوچ کر اس کے پر اور بال　　اکھاڑے سے میرے ابھی دے نکال
اڑاتی پھرے خاک یہ کو بہ کو　　نہ آئے ہمارے کبھی رو برو

آنا سبز پری کا جوگن بن کے پرستان میں

جوگن آتی ہے پری بن کے پرستان کے بیچ سمرنیں ہاتھوں میں مُندرے ہیں پڑے کان کے بیچ
سر پہ انڈوا ہے رکھے منھ پہ رمائے ہے بھبھوت سیلیاں ڈالے ہے گردن میں گریبان کے بیچ

حاضر کرنا کالے دیو کا جوگن کو سبھا میں اور عرض کرنا راجا اندر سے

مہاراج کیجے ادھر اب نگاہ یہ جوگن ہے حاضر بحالِ تباہ
ملا کس خرابی سے اس کا نشاں ہوا میں پرستاں میں ہر سو رواں

دیکھنا راجا اندر کا طرف جوگن کے اور دریافت کرنا حال جوگ کا

اری جوگن اے درد کی مبتلا فقیروں کا کیوں بھیس تونے کیا
فدا کس پہ ہے کس پہ شیدا ہے تو کوئی آدمی ہے پری یا ہے تو

جواب جوگن کا دردآمیز طرف راجا اندر کے اور عرض حال کرنا

مہاراج پوچھو نہ جوگن کا حال فقیروں کا دل درد سے ہے نڈھال
مرا مجھ سے معشوق ہے چھٹ گیا مرا راج اس دیس میں لٹ گیا

ٹھمری گانا جوگن کا سامنے راجا اندر کے بیچ دُھن بھیرویں کے

کہاں گیو گُیّاں شہزادہ جانی پیارا دل تڑپے رے ہمارا
کہاں گیو
وا کا پتا کہوں لاگت ناہیں ڈھونڈھ پھری بن سارا
کہاں گیو

گلوری دینا راجا اندر کا جوگن کو محظوظ ہو کر اور جواب دینا جوگن کا نثر میں

پان لے کے کیا کروں، کسی سبزہ رنگ کا دھیان ہے۔ ہڈیاں چونا ہیں، بدن دھان پان ہے۔ عشق لہو پی پی کے رنگ لیا ہے۔ فراق نے قتل کا بیڑا اٹھایا ہے۔ گلوری لیے مجھے کیا تکتا ہے۔ فقیروں کا منھ کون کیل سکتا ہے۔

ہار دینا راجا اندر کا جوگن کو پھر جواب دینا جوگن کا اور ہار نہ لینا

ہار زنہار نہ لوں گی، دل کو خار ہے　　اپنا گل عذار گلے کا ہار ہو تو بہار ہے

پھر غزل گانا جوگن کا بیچ دُھن بھیرویں کے

دل کو چین اک دم تہ چرخِ کہن ملتا نہیں　　وہ مرا گلفام وہ گل پیرہن ملتا نہیں
کس طرح صرصر مرے گل کو اڑا کر لے گئی　　گلشنِ عالم میں وہ رشکِ چمن ملتا نہیں

رومال دینا راجا اندر کا جوگن کو خوش ہو کر پھر جواب دینا جوگن کا ذو معنی میں

رومال انھیں دیجے جو تنگ دست ہیں۔ فقیر اپنی کملی میں مست ہیں۔ عشق کی گرمی نے مارا ہے۔ پشمینے سے کنارا ہے۔ راجا کے دور میں پلّے سے آئی ہوں۔ جو مانگوں سو پاؤں۔

اقرار کرنا راجا اندر کا جوگن سے

مانگ کیا مانگتی ہے

غزل گانا جوگن کا طلبِ گلفام میں

ہوتا ہے کوئی آن میں اب کام ہمارا　　انعام میں دیجے ہمیں گلفام ہمارا
اب چاہ سے یوسف کو نکلواؤ ہمارے　　گھٹتا ہے اندھیرے میں دل آرام ہمارا

پہچاننا راجا اندر کا سبز پری کو اور طلب کرنا لال دیو کو واسطے خلاصی گلفام کے

اے لال دیو اس طرف جلد آ   بڑا مجھ کو جوگن نے دھوکا دیا
بناوٹ کی تھی ساری جادوگری   نہیں آدمی سبز ہے یہ پری

ملنا گلفام کا سبز پری کو اور گفت وشنید حال ایام فراق کی آپس میں سوال

سبز پری کا

قہر تھا ہجر قیامت تھی جدائی تیری   میرے خالق نے مجھے شکل دکھائی تیری

جواب شہزادے کا

خاک ہے منھ پہ ملی بال ہیں سر کے بکھرے   ہائے اس عشق نے کیا شکل بنائی تیری

جواب سبز پری کا

مجھ پہ ہونا تھا جو کچھ ہوگیا اس کا نہیں غم   ہوگئی قیدِ مصیبت سے رہائی تیری

جواب شہزادے کا

تو مرے آگے نکالی تھی گئی نوچ کے پر   راجا تک پھر ہوئی کس طرح رسائی تیری

جواب سبز پری کا

بن کے جوگن ہوئی اندر کی سبھا میں داخل   پھر یہاں چاہ مجھے کھینچ کے لائی تیری

© NCERT not to be republished

جوابِ شہزادے کا

کہہ کے راجا سے مجھے کس نے تجھے دلوایا دشمنِ جاں تھی میری جان جدائی تیری

جواب سبز پری کا

ہے تمنّا یہ مرے دل میں کہ اب حشر تلک فضل استاد سے دیکھوں نہ جدائی تیری

مبارک بادگانا سبز پری کا گلفام سے ہم بغل ہوکر ساتھ سب پریوں کے

شادیِ جلوۂ گلفام مبارک ہووے عیش و عشرت کا سر انجام مبارک ہووے
بعد مدّت کے حسینوں کا نصیبا جاگا فرشِ رحمت پہ اب آرام مبارک ہووے
سرو قمری کو سزاوار ہو بلبل کو گل ہم کو یہ سروِ گل اندام مبارک ہووے
تخت پر ہم کو مبارک ہو جہاں میں پھرنا غیر کو گردشِ ایّام مبارک ہووے
ہو چکے عشق میں بدنام بڑی مدّت تک اب زمانے میں ہمیں نام مبارک ہووے
جعل سازوں کے نہ پھندے میں پھنسے طائرِ دل گیسوؤں کا ہمیں اب دام مبارک ہووے
حوریں جنت کو مبارک ہوں فلک کو تارے باغ کو گل ہمیں گلفام مبارک ہووے
چھینے شہزادے کو اب راجا نہ ہم سے استادؔ یہ امانتؔ سحر و شام مبارک ہووے

(امانت لکھنوی)

© NCERT not to be republished

سوالات

1. اندرسبھا میں ڈراموں سے مماثلت کے کیا پہلو نکلتے ہیں؟
2. آپیرا (Opera) کی تعریف کیا ہے اور اردو کا پہلا منظوم ڈراما کون سا ہے؟
3. راجہ کی محفل میں پکھراج پری کی آمد کا حال اپنے الفاظ میں لکھیے۔
4. اندرسبھا میں سبز پری کی آمد کا نقشہ کس طرح کھینچا گیا ہے؟
5. شہزادہ گلفام کو کیا سزا دی گئی اور کیوں؟

© NCERT not to be republished